السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مندرجہ ذیل دوحکایتیں جن کو بعض مصنفین اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کسی معتبر روایت سے ثابت ہیں : (1) حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کے لیے اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کو زمین میں بھیجا کہ مٹی لادے وہ جب زمین اوران کی اولادگناہ کرے گی اس کی وجہ سے اللہ تعالی اس کو جہنم میں ڈالے گا اس میں مجھے تکلیف ہوگی ۔ اسی طرح تین میں آیا ۔ مٹی کہنے لگی کہ مجھے مت لے جاؤ ، کیوں کہ اللہ تعالی مجھ سے حضرت آدم علیہ السلام کو بنائے گ فرشتے آئے اورسب کے سب واپس گئے ۔ ان کے بعد عزرائیل علیہ السلام آئے اورمٹی لےگئے کیوں کہ ان کے دل میں رحم کم ہے ۔ (2) حضرت آدم علیہ السلام کی شادی کرانے کےلیے اللہ خطیب اورفرشتے گواہ ہوئے تھے ۔

عبدالستارمالدہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی حکایت حسب ذیل کتابوں میں معمولی اختلاف اورفرق اورتفاوت کے ساتھ مطول قصہ کے ضمن میں مذکورہے ۔

(1) تفسیرفتح العزیزللشاہ عبدالعزیزالدہلوی 1/199،

(2) تفسیر روح البیان،

(3) تفسیر خازن 1/49 (عن وہب بن منبہ التابعی قولہ)،

(4) سعیدبن منصور،

(5) ابن المنذر،

(6) ابن ابی حاتم، (عن ابی ہریرة الصحابی موقوفا علیہ)،

(7) ابن جریر،

(8) وکتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص: 261،

(9) وابن عساکر، (عن ابن مسعود وعن ناس من الصحابة موقوفا علیہم)،

(10) اَبوالشیخ بسند صحیح (عن ابن زید مرفوعا)،

(11) تفسیر درمنثور للسیوطی 1/115،

(12) تفسیر السدي، (عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرة عن ابن مسعود وعن اُناس من الصحابة مطولا موقوفا علیہم).

قال الحافظ ابن کثیر فی تفسیرہ 99/1 بعد ذکرہ : ''فہذا الإسناد إلی ہولآء الصحابة مشہورفی تفسیر السدي، ویقع فیہ اسرائیلیات کثیرة، فلعل بعضہا مدرج، لیس من الکلام الصحابة، اَواَنہم اَخذوہ من بعض الکتب المتقدمة، واللہ اعلم،، انتہی.

میرے نزدیک یہ حکایت اسرائیلیات سے مأخوذ ہے اورچوں کہ قرآن و صحیح احادیث میں اس کے تفصیل سے سکوت ہے اوران دونوں سے اس کی تصدیق ہوتی ہے نہ تکذیب ۔ اس لیے ہم نہ اس کی تکذیب کریں گے اورنہ تصدیق ۔ فلا نؤمن بہ ولانکذبہ

دوسری حکایت تفسیرفتح العزیز1 217 میں یوں ذکرفرمائی ہے : ''حضرت آدم علیہ السلام دوبارہ محمد ﷺ وآلہ درود فرستادندو فرشتگان گواہ شدندو عقد ونکاح درمیان ایں ہردو منعقد گشت،، ۔ یہ حکایت بھی اسرائیلیات سے ماخوذ ہے ۔ کاش ہمارے مفسرین اپنی تفسیروں کوان اسرائیلیات سے محفوظ رکھتے کہ ان اسرائیلی تفصیلات سے اسلام کوکوئی فائدہ نہیں پہنچا اورنہ قرآن کی کوئی صحیح خدمت ہوئی ۔

(محدث دہلی ج:9 ش:12 ربیع الاول 1361 اپریل 1942ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 100

محدث فتویٰ